مولانا حکیم عبدالمجید الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

مولانا حکیم عبدالمجید وزیر آبادی رحمۃ اللہ کا کتب خانہ جامعہ سلفیہ کے لیے وقف

احباب جامعہ سلفیہ کو یہ جان کر دلی مسرت ہو گی کہ حکیم مولانا عبدالمجید وزیر آبادی رحمۃ اللہ کا عظیم الشان کتب خانہ جامعہ سلفیہ کے لیے وقف کر دیا گیا ہے۔ یہ قیمتی کتب خانہ جامعہ کی لائبریری میں منتقل ہو چکا ہے۔ جس کے لیے ہم ان کے صاحب زدگان حکیم عزیز الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر یوسف فاروق کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کا یہ صدقہ جاریہ قبول فرمائے۔

حکیم عبدالمجید الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے نامور طبیب' نباض' عربی' فارسی اور اردو کے فاضل اور مستند عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف انہیں دین اسلام کی فہم وبصیرت کی نعمت سے نوازا تھا۔ دوسری طرف اپنے فن طب یونانی میں بھی ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبض شناسی میں بھی مہارت تامہ عطا فرمائی تھی۔ اور ان کے علاج سے بھی خالق کائنات مریض کو صحت یاب فرماتا تھا۔

حکیم عبدالمجید کے آباؤ اجداد سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ سوہدرہ سے ہجرت کر کے موضع کولوتارڑ' وہاں سے کیلیانوالہ اور موضع رتی اور آخر میں وزیر آباد کے قریب موضع ''ڈھونیکی'' میں رہائش پذیر ہو گئے۔

حکیم عبدالمجید کے پردادا کا نام محکم الدین' دادا کا نام عبداللہ' والد کا نام احمد الدین۔ احمد الدین کے تین بھائی اور تھے۔ عبدالعزیز' محمد ابراہیم اور محمد عالم ان میں عبدالعزیز اور محمد عالم ولد فوت ہوئے۔ محمد ابراہیم کے صرف ایک ہی فرزند تھے جن کا نام نامی ''شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ'' تھا۔ مولانا محمد اسمٰعیل اپنے دور کے نامور خطیب ومقرر' جید عالم دین اور اعلیٰ پایہ کے مدرس ومصنف تھے۔ ان کا انتقال 20 فروری 1968ء کو گوجرانوالہ میں ہوا،

حکیم عبدالمجید آٹھ بہن بھائی تھے۔1905ء میں موضع ڈھونیکی میں پیدا ہوئے۔ہوش سنبھالا تو تعلیم کا آغاز اپنے والد محترم میاں احمد الدین سے کیا۔اس کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی' مولانا عمر الدین وزیر آبادی اور اپنے چچازاد بھائی شیخ الحدیث مولانا محمد اسمعیل سلفی (جو حکیم صاحب سے 12 سال بڑے تھے) سے کی۔طب کی تعلیم پہلے حکیم عبدالرحیم شیخوپوری سے حاصل کی۔بعد ازاں امرتسر چلے گئے۔اطبائے امرتسر سے استفادہ کیا امرتسر سے استفادہ کے بعد حکیم عبدالمجید نے دہلی کا رخ کیا اور طبیہ کالج دہلی میں داخل ہو گئے اور طبیہ کالج دہلی کا باقاعدہ نصاب پڑھ کے سند حاصل کی۔ان کے اساتذہ میں مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

دہلی میں فراغت تعلیم کے بعد اپنے وطن واپس آئے۔اور طب کو ہی ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑی برکت پیدا کی۔مریض سے بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے اور مریض کی بات بڑی توجہ سے سنتے اور لحہ لحہ اس کو تسلی دیتے اور مریض کو اطمینان دلانے کی کوشش کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تندرست ہو جاؤ گے یہ تھوڑے دنوں کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ دور فرمادے گا۔

حکیم عبدالمجید نے موضع ڈھونیکی سے نقل مکانی کر کے وزیر آباد کے نواحی قصبہ الہ آباد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔الہ آباد میں آپ نے ایک مسجد ''جامع المحمدی'' تعمیر کرائی، یہ ان کا صدقہ جاریہ ہے

حکیم عبدالمجید کو راقم نے دیکھا ہے کہ کبھی کبھی ہماری مسجد اہلحدیث ککے زیاں سوہدرہ تشریف لایا کرتے تھے۔اور درس قرآن ارشاد فرمایا کرتے تھے۔راقم ان کے درس قرآن میں شریک ہوتا تھا

مورخ اہلحدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ

حکیم عبدالمجید الہ آباد صاحب مطالعہ عالم دین اور ہمدرد خلائق طبیب تھے۔بے حد منکسر المزاج' متواضع اور متحمل مزاج تھے۔تہجد گزار' نماز باجماعت کے پابند' قرآن وحدیث پر خود تو عامل تھے، ہی لوگوں کو اپنے خاص لہجے میں قرآن پڑھنے اور حدیث پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔(قافلہ حدیث، ص408)

حکیم عبدالمجید مطالعہ کے بہت شوقین تھے۔مطالعہ کے شوق میں انہوں نے ایک خاصا کتب

خانہ جمع کر لیا تھا۔ان کے کتب خانہ میں عربی' فارسی اور اردو کا کافی ذخیرہ تھا، راقم نے ان کا کتب خانہ (جو جامع الحمد ی میں تھا) کئی بار دیکھا۔ان کے کتب خانہ میں مولانا سید نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی کافی کتابیں موجود تھیں حکیم صاحب نے نواب صاحب کی تفسیر' ترجمان القرآن (اردو) (جو 16 جلدوں میں ہے) کے بہت مداح تھے اور اس تفسیر کے دوبارہ اشاعت کے خواہاں تھے انہوں نے اپنے بیٹوں حکیم محمد عتیق الرحمان اور ڈاکٹر یوسف فاروق صاحبان کو وصیت کی تھی۔ کہ یہ تفسیر دوبارہ طبع کرائی جائے۔ چنانچہ حکیم عتیق الرحمان نے ایک صاحب علم سے اس تفسیر کی تحقیق وتخریج کرواکر مکتبہ قدوسیہ لاہور کے حوالہ کی ہے کہ اس کو طبع کرایا جائے۔ دیکھئے یہ بغیر کب زیور طباعت سے آراستہ ہوتی ہے

حکیم صاحب کے صاحبزدگان حکیم محمد عتیق الرحمان اور ڈاکٹر محمد یوسف فاروق صاحبان نے حکیم صاحب کا کتب خانہ الجامعہ السّلفیہ فیصل آباد کو دے دیا ہے۔اور یہ حکیم صاحب کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ لکھتے ہیں

''حکیم صاحب نہایت مشفق ومنکسر اور علم اور علماء کے قدردان تھے ان کے انکسار کا یہ عالم تھا کہ اہل علم سے اس انداز سے بات کرتے کہ ان سے کچھ حاصل کرنے کے متمنی اور ان کی گفتگو سے اپنی معلومات کے اضافے کے خواہاں ہیں حالانکہ وہ خود صاحب علم تھے اور زیر بحث معاملے سے آگاہ ہوتے تھے''۔(قافلہ حدیث ص 415)

حکیم صاحب مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ عقیدت رکھتے تھے۔اور مولانا آزاد کی تصانیف بڑے شوق سے پڑھتے تھے مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں خاص لگاؤ تھا۔

حکیم عبدالمجید نے 31 جنوری 1990ء کو الہ آباد میں وفات پائی اور استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے پہلو میں قبرستان نزد پرانی چونگی سیالکوٹ روڈ وزیرآباد میں دفن ہوئے۔
اللھم اغفرہ وارحمہ

☆☆☆☆☆